ISSN: 2583-8784 (Online)

اردو اسٹڈیز
URDU STUDIES
Vol 3 Issue 1 October 2023

Pages 03-08
www.urdustudies.in
Included in
UGC-CARE List

Muţ'aleát-o-taHqīqāt-e-Ġhalib kī ek infradiyat

Moinuddin Aqeel

مطالعات و تحقیقاتِ غالب کی ایک انفرادیت

معین الدین عقیل

غالب اردو و فارسی کے ان خوش قسمت شاعروں میں ہے جسے بلاشبہ، اقبال کے بعد، عہدِ حاضر میں سب سے زیادہ مقبولیت اور توجہ حاصل ہوئی ہے۔ غالب کی اس مقبولیت کے پسِ پشت یقیناً "غالب کی شاعری ہی ہے لیکن غالب کا خود اپنا عہد، اس کے حالات، اس کے معاصرین اور ان سب سے قطعِ نظر غالب کی اردو خطوط نویسی نے بھی خطوط کے عام قارئین اور ساتھ ہی محققین و مصنفین کو بھی غالب میں بے پناہ دل چسپی لینے پر مجبور کیا ہے چناں چہ ان مصنفین و محققین کی ایک بھرپور سرگرمی ہمیں جہاں "دیوانِ غالب" اور اردو خطوط کی جمع و ترتیب اور تدوین میں نظر آتی ہے وہیں زندگی کے احوال اور عہد و معاصرین سے متعلق موضوعات و عنوانات بھی اس میں یکساں شامل نظر آتے ہیں۔ اس طرح کے مطالعات اور جستجو و کوششوں کا ذکر اور جائزے و حوالے ان متعدد مصنفین نے اپنی ایسی کاوشوں میں بھی درج کیے ہیں۔ ان کوششوں کا سلسلہ غالب کے اولین خط: "نامۂ غالب" بنام رحیم میرٹھی کی اشاعت ستمبر ۱۸۶۵ء[۱]، پھر غالب کے خطوط کے اولین مجموعے: "مہرِ غالب" مرتبہ چودھری عبدالغفور سرور، [۲]سے اولاً "خطوط کے بارے میں تحقیقات کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ "عودِ ہندی" (۱۸۶۸ء) اور "اردوئے معلیٰ" (۱۸۶۹ء) کی اشاعتوں سے متعلق بحث مباحثوں تک پہنچا تھا۔ بعد میں

شورش کا مرتبہ "اردوے معلّٰی کا ضمیمہ"[۳]، اور "نکاتِ غالب" از نظامی بدایونی[۴] اور "انتخابِ غالب" از محمد عبدالرزاق[۵] ان متعدد مجموعوں اور کوششوں کی ابتدائی کڑیاں تھیں جو غالب کے چاہنے والوں کی جانب سے "ادبی خطوطِ غالب" (۱۹۲۹ء)، از محمد عسکری، "سرگزشتِ غالب" (۱۹۳۲ء) از مرزا محمد بشیر، "مکاتیب الغالب" (۱۹۳۶ء) از احسن مارہروی، "مکاتیب غالب" (۱۹۳۷ء) از امتیاز علی عرشی ، "نادر خطوط غالب" (۱۹۳۹ء) از رسا ہمدانی، "خطوط غالب" (۱۹۴۱ء) از مہیش پرشاد، "نادراتِ غالب" (۱۹۴۹ء) از منشی نبی بخش حقیر، یکے بعد دیگرے دنیاے ادب کو فراہم ہوتی رہیں۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہاجب تک کہ اولاً" مولانا غلام رسول مہر نے اپنا سب سے ضخیم مجموعہ "خطوط غالب" (۱۹۵۱ء) نہ مرتب کرلیاجو دوسری مرتبہ ۱۹۶۹ء میں غالب کی صد سالہ تقریبات کے سلسلے میں پنجاب یونیورسٹی سے لاہور ۱۹۶۹ء شائع ہوا، جو حال میں ڈاکٹر خلیق انجم کے مرتبہ "کلیات خطوط غالب" سے پہلے کا سب سے مکمل مجموعہ ہے۔ لیکن اس سے کچھ قبل ۱۹۶۱ء میں ڈاکٹر خلیق انجم نے "غالب کی نادر تحریریں" کے عنوان سے ایک مجموعہ مرتب کیا تھاجو تحقیقی اعتبار سے اس لیے اہم تھا کہ اس میں صرف نادر و منتشر یا غیر مدون خطوط ہی نہیں بل کہ دیگر تحریریں بھی شامل تھی اور جن میں سے بعض غالب کے تعلق سے ایک انکشاف سے کم بھی نہ تھیں۔

غالب صدی تقریبات کی مناسبت سے غالب کی نہایت اہم تحریروں اور غالب کی حیات وشاعری اور فن وعہد کے تعلق سے متعدد اہم تصانیف منظر عام پر آئیں جن کا زیادہ تر اہتمام پنجاب یونیورسٹی لاہور نے کیا۔ لیکن بھارت میں بھی متعدد ادارے اس ضمن میں سرگرم ہوئے مگر ان سے قطع نظر ایک قابل قدر کام مغربی دنیا میں بھی ہوا اور ہمارے پیشِ نظر انگریزی زبان میں ہونے والے ایسے کام کی اہمیت شاید دیگر مغربی زبانوں میں ہونے والے کاموں سے کہیں زیادہ ہے۔ ضمنی طور پر یہاں یہ حوالہ بھی مناسب ہو سکتا ہے کہ جاپان میں بھی غالب جاپانی اسکالرز اور اردو زبان کے اساتذہ کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ وہاں سے نکلنے والے جامعاتی مجلوں میں گاہے غالب کے کلام کے تراجم شائع ہوتے رہے ہیں اور " دیوان غالب" کا مکمل ترجمہ بھی ایک جاپانی اسکالر اور اردو کے استاد پروفیسر ہیروجی کتاؤکا نے کیا جو بڑے اہتمام سے ٹوکیو سے ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا۔ اس طرح کے

تراجم دیگر متعدد ایشیائی اور مغربی زبانوں میں اور علاقائی زبانوں میں بھی ہوتے رہے ہیں اور ہوئے ہیں اور بھارتی مترجمین نے بھی اپنی اپنی علاقائی زبانوں میں بھی کیے ہیں لیکن زیادہ معیاری کام اور تراجم انگریزی زبان میں امریکہ اور برطانیہ میں سامنے آئے ہیں جب کہ انگریزی تراجم اور فن و تنقید پر انگریزی ہی میں یہاں پاک وہند کے مصنفین نے بھی پیش کیے ہیں جو تعداد میں کم بھی نہیں ہیں۔ پھر انگریزی زبان میں اردو زبان وادب کی یہاں وہاں جو جو تاریخیں لکھی گئیں ان میں بھی غالب نے خاطر خواہ جگہ پائی ہے۔ جیسے این میری شمیل (Annemarie Schimmel) کی معرکۃ الآرا تاریخ ادب سلسلے کی اردو سے متعلق ایک جلد: Classical Urdu Literature from the Beginning to Iqbal،[۶] جس میں اگرچہ کوئی مستقل باب غالب کے لیے مخصوص نہیں لیکن جس قدر بھی غالب کے عہد و شاعری اور فن پر لکھا گیا ہے وہ بہت جامع اور معنی خیز ہے۔ یہاں اس وقت میرے پیشِ نظر چوں کہ مطالعات و تحقیقات کی انفرادیت اور امتیاز مقصودِ نظر ہے اس لیے فی الوقت میں انگریزی میں اردو زبان کی تاریخوں سے قطع نظر مخصوص انگریزی تراجم اور مطالعات ہی تک خود کو محدود رکھنا پسند کروں گا۔

مغربی دنیا میں غالب کو انگریزی تراجم اور مطالعات کے حوالے سے دیکھتے ہوئے اولاً "ہماری نظر پروفیسر احمد علی کے تراجم اور ان کی اس باب میں کوششوں پر پڑتی ہے اور جس کو پہلے پہل ہم نے دیکھا کہ ۱۹۶۹ء میں جہاں غالب کی یادگار صد سالہ تقریبات کا اہتمام بھارت اور پاکستان میں ہوا وہیں اسی مناسبت سے مغربی دنیا میں بھی غالب کے چاہنے والوں نے اپنے اپنے طور پر اور اپنے اپنے انداز سے غالب کی نسبت اپنے تاثرات و جذبات کے ظہار میں کوئی کسر نہ چھوڑی، جیسے پروفیسر احمد علی نے اولاً اٹلی میں ایک ادبی سلسلے Serie Orientale Roma کے تحت روم کے معروف ادارے Is M.E.O. کے اہتمام سے غالب کے فکر و فن پر خطبات کا ایک سلسلہ پیش کیا جو وہیں سے غالب کے ان کے کیے ہوئے انگریزی تراجم کے ساتھ کتابی صورت میں Ghalib: Selected Poems کے عنوان سے اسی سال شائع ہوا[۷]۔ اسی ضمن میں مزید پروفیسر احمد علی صاحب کا ایک خطبہ بعنوان The Problem of Technique in Ghalib کراچی میں پاکستان امیریکن کلچر سینٹر میں اسی سال پیش کیا گیا اور کتابی

صورت میں اسی عنوان سے شائع بھی کیا گیا۔ روم کے معروف و ممتاز مذکورۂ بالا علمی ادارے ایس میو کی طرح ہارورڈ یونیورسٹی نے بھی غالب صدی کا اہتمام کیا جس کے لیے وہاں اعجاز احمد پیش پیش رہے۔ غالب کے کیے ہوئے ان کے چند تراجم مع مقدمہ Poems by Ghalib کے عنوان سے بہ اشتراک William Stafford اور Adrienne Rich غالب صدی کے تحت ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئے[۸]۔ ان کوششوں نے مغربی دنیا میں انگریزی داں طبقات کو غالب اور غالب صدی کی غرض و غایت سے اچھا خاصا متعارف کرادیا کہ برطانیہ میں اس کی بازگشت کچھ زیادہ ہی بڑے پیمانے پر دیکھنے میں آئی اور اردو کے نام ور اسکالر رالف رسل (Ralph Russell) نے علیگڑھ یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے ممتاز مصنف و نقاد ڈاکٹر خورشید الاسلام کے ساتھ مل کر ایک عمدہ اور بہت معیاری کتاب Ghalib, Life and Letters مرتب اور شائع کی[۹] جس میں غالب کی زندگی اور عہد و ماحول پر نہایت محققانہ و تجزیاتی مطالعے پر مشتمل ایک باب کے ساتھ ساتھ غالب کے عہد بہ عہد منتخب اردو خطوط کے انگریزی تراجم اور ان کی تصریحات و تشریحات اور حواشی اور مکتوب الیہ کے تذکروں پر مبنی قیمتی معلومات درج کیں جو اپنی وقعت اور محنت و سلیقے کے اعتبار سے ایک بے مثال کاوش تھی۔ اس میں بنیادی تمام معلومات بھی بکثرت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ متعلقہ حوالوں سے بھی دیگر امور کو اس طرح پیش کیا گیا کہ غالب کی زندگی اور ماحول اور خطوط اور ان سے متعلق کوئی تشنگی باقی نہ رہے۔ حقیقت یہ ہے اس نوعیت کے متعدد کام جو تحقیقی لحاظ سے بھی بہت اہم ہیں اور اس ضمن میں ہم غلام رسول مہر، شیخ محمد اکرام، امتیاز علی عرشی، مختار الدین احمد آرزو، مالک رام اور خلیق انجم اور ان کے مطالعات اور تحقیقات کو کبھی نظر انداز نہیں کرسکتے لیکن رالف رسل اور خورشید الاسلام کے اس منفرد کام کو بھی ہم کبھی نظر انداز نہ کرسکیں گے۔

اسی طرح کا بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ وقیع کام برطانیہ یا لندن ہی ۱۹۷۲ء میں The Poet and his Age سامنے آیا ہے جس کے پس پشت رالف رسل ہی کی کوشش رہی ہے۔ یہ غالب کے فکر و فن اور عہد کے تعلق سے ان کا مرتبہ مقالات کا مجموعہ ہے جس میں کل پانچ مقالات شامل ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

Ghalib: A Self Portrait، از پر سیول اسپیئر (Percival Spear)؛ Ghalib and the British، از پی ہارڈی (P. Hardy)؛ Ghalib's Persian Poetry، از اے بوسانی (A. Bausani)؛ Ghalib's Urdu Verse، از رالف رسل۔ Ghalib's Delhi، از رالف رسل۔

یہ سب ہی مقالات اپنے وقت اور اپنے موضوع کے ممتاز اور معروف مصنفین و محققین کے تحریر کردہ ہیں اور ہر مقالہ اپنے موضوع کا نہ صرف حق ادا کرتا ہے بل کہ ایک مثال ہے ہمارے سامنے کہ موضوعات کو کیسا ہونا چاہیے اور ان موضوعات پر کس طرح کے اور کس نوعیت و معیار کے مقالات لکھے جانے چاہئیں۔ ان تمام مقالات میں موضوعات اور عنوانات کے تعلق سے وہ بنیادی اور عصری سارے مآخذ اور مصادر پیشِ نظر رکھے گئے ہیں جن سے مقالہ معیاری اور مستند سمجھا جا سکتا ہے۔ انھیں دیکھتے ہوئے اور اس کتاب کے مجموعی معیار کو سامنے رکھتے ہوئے مجھے یہ کہنے میں قطعی تامل نہیں کہ موضوعات کو اور مطالعات و تحقیقات کو دراصل اس نوعیت و معیار کا حامل ہونا چاہیے اور کسی شخص اور اس کے عہد پر اگر مطالعہ کیا جائے تو اس کے مآخذ اور مصادر کیا ہونے چاہئیں۔ اس اعتبار سے غالب صدی کی مناسبت سے جو مطالعات اور تحقیقات سامنے آئی ہیں رالف رسل کی یہ کاوشیں بلاشبہ ان میں بہت ممتاز اور حد درجے وقیع ہیں۔ اور اس مجموعے میں بھی پر سیول اسپیئر اور پیٹر ہارڈی کے مقالات کو بے مثال کہنے میں مجھے تکلف نہ ہو گا۔ پیٹر ہارڈی تو یوں بھی ہندوستانی مسلمانوں اور عہد برطانیہ کی تاریخی و تہذیبی زندگی پر نہایت وقیع کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کی ایک تصنیف Muslims of the British India" بھی اپنے موضوع، مطالعے اور تجزیے کے اعتبار سے ایک دنیا کو اپنی جانب متوجہ کیا ہے اور ایک زمانے کو اپنے خیالات اور نتائج بحث سے حد درجے متاثر کیا ہے۔

یہ واقعتاً غالب کی خوش قسمتی ہے کہ اسے ہر جگہ ایسے ایسے نابغۂ روزگار مصنفین و محققین کی توجہ بھی حاصل ہوئی ہے جو ایک مثال ہے۔ اور اردو شاعروں کی صف میں یہی ایک شاعر ہے جسے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اقبال کے بعد مطالعات اور تحقیقات کے لحاظ سے بطور موضوع سب سے زیادہ توجہ اور اہمیت حاصل کی ہے اور یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا جاری ہے۔

حواشی

۱۔ مطبع محمدی۔

۲۔ مطبع مجتبائی، میرٹھ، ۱۲۷۸ھ

۳۔ شیخ مبارک علی، لاہور ۱۹۲۲ء

۴۔ بدایوں، ۱۹۲۰ء

۵۔ حیدرآباد دکن، ۱۹۲۶ء

۶۔ ویزبادن، ۱۹۷۵ء

۷۔ روم، ۱۹۶۹ء

۸۔ نیویارک، ۱۹۶۹ء

۹۔ جارج ایلن اینڈ انوین، لندن، ۱۹۶۹ء

۱۰۔ جارج ایلن اینڈ ان ون، لندن ۱۹۷۲ء

۱۱۔ لندن ۱۹۷۲ء،